بسم اللہ الرحم الرحیم

عمران خان کی برطرفی

پاکستانی پارلیمنٹ نے اتوار کے دن 10 اپریل 2022 کو وزیر اعظم عمران خان کو ان کے منصب سے برطرف کرنے کی حمایت میں ووٹ دیا جو کہ پاکستان کی تاریخ میں اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ ہے۔ قومی اسمبلی کے اسپیکر نے کہا کہ حزب اختلاف کی جماعتوں نے عدم اعتماد کی قرار داد کی حمایت میں پارلیمنٹ کے 342 میں سے 174 نمائندوں کی حمایت حاصل کی، اور اس طرح ان کو اکثریت حاصل ہو گئی ہے۔ حزب اختلاف نے عمران خان پر ملک کا انتظام چلانے کے اہل نہ ہونے کا الزام لگایا، جس کی وجہ سے بے روزگاری کی شرح اور افراط زر میں اضافہ ہوا۔

حزب اختلاف کی جانب سے ذکر کیے گئے اسباب سے قطع نظر بہت سارے دیگر اسباب ہیں جن کی وجہ سے کسی بھی اپوزیشن کے لیے عمران کی برطرفی کا مطالبہ کرنا ممکن ہوا۔ حکومت کی ناکامی کی وجہ عمران خان کی شخصیت یا ان کی نئی تشکیل دی گئی جماعت نہیں ہے جسے مضبوط کرنے کے لیے جلدی میں اس میں پرانے الیکٹیبلز کو شامل کیا گیا، بلکہ اس کی وجہ کرپٹ سیکولرازم پر قائم نظام ہے۔ سیکولرازم اسلام کو لوگوں کی اجتماعی زندگی سے نکال کر اسے ان کی ذاتی زندگی تک محدود کرتا ہے۔ اس کے علاوہ حکمرانی کا یہ نظام کرپٹ سرمایہ دارنہ نظام کو نافذ کرتا ہے، جس میں سرمایہ دارانہ اقتصادی نظام بھی شامل ہے جس کی بنیاد سود پر ہے جو معیشت کو کھوکھلا کر دیتا ہے۔ جمہوری نظام حکومت کو مغرب کے ایجنٹ اور کرپٹ سیاست دانوں کا ایک ٹولہ چلاتا ہے۔ یہ سیاست دان ملکی وسائل کی لوٹ مار اور چوری کے بدلے ملک میں مغرب کے مفادات کو پورا کرنے اور اسلام کو اقتدار تک پہنچنے سے روکنے کی یقین دہانی کے بدلے میں حکومت میں آتے ہیں۔

عمران خان کو برطرف کرنے کے سبب کا تعلق پاکستان کے اصل حکمرانوں یعنی فوج سے ہے۔ فوج نے ہی 2018 کے انتخابات میں دھاندلی کر کے عمران خان کو جتوایا تھا۔ فوج نے ہی پس پردہ رہ کر اس کے لیے جماعت (تحریک انصاف) بنائی۔ فوج کی جانب سے تحریک انصاف کی حمایت کا مقصد پاکستان کی

سیاسی جماعتوں خاص کر مسلم لیگ ن اور پیپلز پارٹی کو فوج کا مکمل طابعدار بنانا تھا۔ جب انہوں نے طابعداری اختیار کرلی اور فوج کے سامنے مکمل طور پر سر جھکا دیا جیسا کہ مسلم لیگ ن کے صدر نواز شریف کے چھوٹے بھائی، شہباز شریف نے کیا جس نے کہا کہ وہ فوج سے مکمل تعاون کے لیے تیار ہے تب فوج نے عمران خان کو بیچ چوراہے پر چھوڑ دیا، اور اُن پرانے سیاست دانوں کو ملک کا انتظام چلانے کے لیے دوبارہ لے آئی جو کہ فوج اور امریکی مفادات کے تحفظ کے لیے تیار ہیں۔

عمران خان کا سیاسی میڈیم کو کنٹرول کرنے اور اس کی قیادت میں ناکامی فطری بات تھی کیونکہ وہ اصلاً اس میڈیم کا حصہ ہی نہیں۔ اسی طرح ملک کی معیشت کو چلانے میں ناکامی خاص طور پر کرونا وبا کے دوران اور عمران خان کی جانب سے فوج کے سربراہ کی ملازمت میں توسیع کی مخالفت، پاکستانی انٹیلیجنس ادارے کے سربراہ کی تعیناتی کے مسئلے میں آرمی چیف سے اختلاف، ان سب کی وجہ سے فوج نے نظام کو بچانے کے لیے عمران خان کو قربانی کا بکرا بنادیا، اس پر ناکامی کا الزام لگایا اور سارا ملبہ اس پر ڈال دیا۔ عمران خان کو برطرف کرکے فوج نے پاکستان کے مسلمانوں کو ایک نئے مسئلے میں مصروف کردیا ہے جبکہ اُن کی صورتحال میں کوئی فرق نہیں آئے گا اور موجودہ نظام کی عمر میں اضافہ ہوگا۔

عمران خان کے دعوی کے برعکس ان کو ہٹانے میں امریکہ کا کوئی اہم کردار نہیں تھا۔ عمران خان کی جانب سے یہ کہنا کہ انہیں ایک امریکی سازش کے نتیجے میں نکالا گیا ہے درحقیقت عوام کی نظروں میں اپنے مقام کو برقرار رکھنے اور خود کو نااہلی اور ناکامی کے الزام سے بچانے کی کوشش ہے۔ انہوں نے یہ دعوی اس لیے بھی کیا کہ وہ فوج کے خلاف براہ راست یہ بات کرنے کی طاقت نہیں رکھتے کہ حقیقت میں فوج نے عمران خان کو نکالا ہے، اگرچہ وہ عوامی تقریروں میں بلاواسطہ اپنی حکومت کے خاتمے کا ذمہ دار فوج کو قرار دیتے ہیں۔ بلاشبہ عمران کی جانب سے روس کا دورہ، یوکرین جنگ شروع ہونے سے پہلے ہی طے شدہ تھا، روس کی جانب سے یوکرین پر قبضہ کرنے کا عمل عمران کے دورے کی وجہ سے جلدی نہیں ہوا اور نہ ہی تاخیر کا شکار ہوا۔ اس کے علاوہ عمران خان نے روس کی جانب سے یوکرین پر قبضے کے خلاف بین الاقوامی اتفاق رائے سے اختلاف نہیں کیا خاص کر جب اس نے غیر جانبدرانہ موقف اختیار کیا، اور اس طرح اُس نے امریکہ کی

اطاعت سے کوئی انکار نہیں کیا تھا۔ ہاں اس بات میں شک نہیں کہ اس کی برطرفی سے امریکہ نے اپنے ایجنٹوں کو یہ پیغام دے کر فائدہ اٹھایا کہ جو اس کی مرضی کے خلاف جانے کی کوشش کرے گا، چاہے صرف دیکھاوے کے لیے بھی ہو، تو اس کا انجام یہ ہو گا۔ مگر یہ عمران خان کو حکمرانی سے برطرف کرنے کا حقیقی سبب نہیں ہے۔ امریکہ کی اس معاملے میں مداخلت بھرپور نہیں تھی، بلکہ یہ امریکی آقا کی جانب سے طے شدہ حدود کے اندر اس کے ایجنٹوں کے درمیان داخلی رسہ کشی تھی۔

امریکہ نے اقتدار سے عمران خان کی بے دخلی کو قبول کیا اگرچہ عمران امریکہ کا فرمانبردار اور خطے میں اس کے مفادات کا محافظ تھا۔ امریکہ نے اقتدار سے عمران خان کی بے دخلی کو قبول کیا اگرچہ اس نے طالبان قیادت کو امریکہ کی اطاعت قبول کرنے پر مجبور کیا اور اس کا ثبوت امریکہ اور طالبان قیادت کے درمیان ہونے والے مذاکرات تھے۔ ان مذاکرات نے اس بات کو یقینی بنایا کہ افغانستان میں اقتدار طالبان کے حوالے کر دیا جائے گا جبکہ عمران خان نے امریکی افواج کی بحفاظت واپسی کے عمل کو یقینی بنایا، اور پاکستان میں فضائی راستے فراہم کر کے امریکی سینٹکام کی خلیج میں موجود اڈوں سے افغانستان میں کارروائی کرنے کی صلاحیت کو برقرار رکھا۔ امریکہ نے اقتدار سے عمران خان کی بے دخلی کو قبول کیا اگرچہ عمران خان نے اسلام کے خلاف امریکی جنگ میں پاکستان کے کردار کو آگے بڑھایا۔ اس نے غیر اسلامی حکمرانی کے تسلسل کو آگے بڑھایا اور اسلام کی حکمرانی کا مطالبہ کرنے والوں کے خلاف جنگ کو جاری رکھا، اور "مدینہ کی ریاست" قائم کرنے کا جھوٹا نعرہ لگایا۔ اس کے باوجود کہ عمران خان نے ان عالمی اداروں کی طرف مکمل جھکاؤ کی پالیسی کو جاری رکھا جن کو امریکہ کنٹرول کرتا ہے جیسا کہ عالمی بینک اور آئی ایم ایف وغیرہ مگر یہ سب کچھ بھی اس کو بچا نہیں سکا حالانکہ اس نے پورے خلوص سے امریکہ کے لیے کام کیا۔ یہ امریکہ اور استعماری ممالک کی جانب سے اپنے ایجنٹوں کے لیے اصول ہے، کہ ایجنٹ اپنے آقا کی جتنی بھی خدمت کرے آقا پہلی فرصت میں ہی اس سے دستبردار ہو جائے گا۔ یہی اصول بے نظیر بھٹو، صدام حسین، حسنی مبارک، علی عبداللہ صالح وغیرہ پر لاگو ہوا اور عمران خان بھی قربانی کا آخری بکرا نہیں ہے۔ یہ حقیقت ان لوگوں کے لیے سبق ہے جو عقل رکھتے ہیں۔

ریاست پاکستان میں، جو امریکہ کی تابع ہے، ہر آنے اور جانے والی حکومت کا کردار صرف ایک ملازم کا ہے۔ اس لیے نظام کی تبدیلی کے بغیر صرف حکمرانوں کے چہروں کی تبدیلی سے پاکستان میں کوئی نظریاتی سیاسی یا اقتصادی تبدیلی نہیں آئے گی۔ امریکہ پر انحصار اور بدعنوانی برقرار رہے گی کیونکہ یہ موجودہ نظام حکومت کا براہ راست نتیجہ ہے۔ ملک میں حکمرانی کا نظام سیکولر آئین، موجودہ کفریہ قوانین اور موجودہ سیاسی میڈیم پر مشتمل ہے جو کہ مکمل طور پر امریکہ کے وفادار ہیں۔ عمران خان کو برطرف کرنے کے بعد ملک میں جو مظاہرے ہوئے وہ حقیقت میں معاشی حالات اور ملک میں مغربی مداخلت کے خلاف ہیں۔ اسلام کی بنیاد اور اس کی محبت پر قائم ہونے والے مسلم ملک پاکستان کے لیے نجات کا واحد راستہ یہ ہے کہ نبوت کے نقش قدم پر خلافت کے دوبارہ قیام کے ذریعے اس کے اندر اسلام کو عملی طور پر نافذ کیا جائے۔

اس مضمون کو الرایہ میگزین کے شمارہ 387 کے لیے پاکستان سے بلال مہاجر نے لکھا